بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ /پندرھواں اجلاس

مباحثات2010ء

﴿اجلاس منعقدہ 20/فروری 2010ء بمطابق 5/ربیع الاوّل 1431ھ بروز ہفتہ﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	چیئرمینوں کا پینل۔	2
3	وقفہ سوالات۔	3
4	رخصت کی درخواستیں۔	4
5	آڈٹ رپورٹس۔	8

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **20**؍فروری 2010ء بمطابق **5**؍ربیع الاوّل 1431ھ بروز ہفتہ بوقت صبح 11 بجکر 40 منٹ پر زیرِ صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

وَقَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ لَاتَذَرۡ عَلَی الۡاَرۡضِ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ دَیَّارًا o اِنَّکَ اِنۡ تَذَرۡھُمۡ یُضِلُّوۡا عِبَادَکَ وَلَایَلِدُوۡآ اِلَّافَاجِرًا کَفَّارًا o رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَلَاتَزِدِالظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا تَبَارًا o صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

﴿پارہ نمبر ۲۹ سورۃ نوح آیت نمبر ۲۶ تا ۲۸﴾

ترجمہ: اور حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے (اور) بندوں کو (بھی) گمراہ کردیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔ وَمَاعَلَیۡنَا اِلَّاالۡبَلَاغ۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔ جان علی صاحب اس کے بعد آپ کا پوائنٹ لیتے ہیں۔

سیکرٹری اسمبلی: بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت سپیکر صاحب نے درج ذیل اراکین کو اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:۔

1۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ۔

2۔ نوابزادہ طارق مگسی۔

3۔ شیخ جعفر خان مندوخیل۔

4۔ پیر عبدالقادر گیلانی۔

جناب سپیکر: جی جان علی صاحب!

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوالٹی ایجوکیشن): جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے 2009ء کو ایک ٹریننگ سنٹر کے لئے PC-I جمع کرایا تھا۔ بدقسمتی یہ ہے کہ سات مہینے گزر چکے ہیں۔ میرا وہ PC-I وہاں سے رَد ہوتا رہا ہے۔ ہمیشہ مختلف objection لگاتے رہے۔ میں ہر بار ان کا جواب دیتا رہا ہوں۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ قائد ایوان صاحب تشریف رکھتے ہیں میری ان سے گزارش ہے کہ خدارا اس پر توجہ دیں۔ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ہے دوسرا یہ ہے Public Representative Programme کے تحت جو پیسے ملنے والے تھے اس کے لئے میں نے اپنی اسکیمیں جمع کرادی ہیں۔ سننے میں آیا ہے کہ بہت سے اراکین اسمبلی کو فنڈز ریلیز ہوئے ہیں تا حال بندہ کو کچھ نہیں ملا ہے۔ قائد ایوان سے گزارش ہے تو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ وزیر ہیں ویسے بھی آپ یہ مسئلہ cabnet میں اُٹھا سکتے ہیں۔ بہر حال چیف منسٹر صاحب نے یقیناً سن لیا ہے وہ نوٹس لے گا۔ جی منسٹر ہیلتھ صاحب! آپ کا کیا پوائنٹ ہے؟

حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحت): جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کے سابق رکن اور سابق وزیر مولانا نور محمد صاحب انتقال کر گئے ہیں۔ گزارش ہے کہ ان کی رُوح کے ایصالِ ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی عبدالرحمٰن صاحب!

میر عبدالرحمٰن مینگل (وزیر معدنیات): جناب سپیکر! ممتاز سیاستدان اجمل خٹک صاحب بھی وفات پا گئے ہیں۔ جنہوں نے اپنی ساری زندگی محکوم قوموں کے حقوق کے لئے وقف کی تھی۔ اِن کے لئے بھی دُعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! دُعائے مغفرت کی جائے؟

(دُعائے مغفرت کی گئی)

وقفہ سوالات

جناب سپیکر: میر ظہور حسین کھوسہ صاحب اپنا سوال دریافت کریں۔ Mir. Zahoor Hussain is not present. محترمہ روبینہ صاحبہ بھی نہیں ہیں اور منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں۔ قائد ایوان صاحب یہاں تو

ایم پی اے صاحبان نہیں ہیں جنہوں نے سوال کیئے ہیں یا وزراء صاحبان نہیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر اعلیٰ قائد ایوان): جناب سپیکر! ہم نے فرداً فرداً سب کو اطلاع کی۔ They should be present .

جناب سپیکر: آج کے تمام سوالات اگلے اجلاس کے لئے defer کیئے جاتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ قائد ایوان: جناب سپیکر! اِن کو defer نہیں کریں اِن کو cancel کریں۔ جنہوں نے سوالات کیئے ہیں وہ ایوان میں موجود نہیں اور جنہوں نے جواب دینے ہیں وہ بھی موجود نہیں ہیں۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت وافرادی قوت): باری صاحب! موجود ہیں۔

جناب سپیکر: اگر باری صاحب ہیں تو ظہور صاحب نہیں ہیں۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے سوالات بھی defer ہوئے ہیں۔ اگلا سیشن جب ہوگا اسکے لئے defer کرتے ہیں تاکہ ہمارے پاس کارروائی ہو۔

وزیر اعلیٰ قائد ایوان: میری گزارش ہے کہ اِن کو cancel کریں defer نہیں کریں۔ اِن کو موجود ہونا چاہیے تھا۔

جناب سپیکر: آج کے تمام سوالات .Stand disposed of (ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ پروین مگسی صاحبہ وزیر نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ روبینہ صاحبہ وزیر نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ زرینہ زہری صاحبہ' مشیر برائے وزیر اعلیٰ نے آج کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار ثناء اللہ زہری صاحب وزیر نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر قمبر علی گچکی' وزیر بوجہ ناسازی طبیعت کراچی گئے ہوئے ہیں انہوں نے تااختتام اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر حمل کلمتی صاحب وزیر کوئٹہ سے باہر ہیں۔ انہوں نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار یار محمد رند ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی اپنے حلقے کے دورے پر ہیں۔ انہوں نے تااختتام اجلاس تک کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب محمد یونس ملازئی وزیر نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلیئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

حاجی علی مدد جتک صاحب رکن صوبائی اسمبلی نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

مولوی عبدالواسع صاحب' سینئر صوبائی وزیر نے سرکاری کام کے سلسلے میں اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

ڈاکٹر فوزیہ مری صاحبہ نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصتیں منظوری کی جائیں؟

(رخصتیں منظور ہوئیں)

میر شاہنواز خان مری (وزیر کھیل وثقافت): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی. Mr. Shah Nawaz Mari is on point of order.

Min . For Sports & Culture: Thank you very much.

آپ نے مجھے اجازت دی جناب سپیکر! کچھ اس طرح کے ممبرز ہیں جو oath لینے کے بعد آج تک اسمبلی میں نہیں آئے۔رخصتیں ہوئیں چھٹیاں ہوئیں۔ last اسمبلی میں ایسے ممبرز تھے جنہوں نے پانچ سال تک oath لینے کے بعد ایک دن بھی اسمبلی attend نہیں کیئے۔

جناب سپیکر: مری صاحب !اس کے لئے قانون موجود ہے۔

وزیر کھیل وثقافت: جناب! آپ ان کے خلاف ایکشن لیں جو پانچ سال تک وہ پوسٹ ضائع کیا جاتا ہے۔پھر Public Representative کی نہیں ہوئی ۔الیکشن میں آتے ہیں They don't come to the Assembly.

جناب سپیکر: مری صاحب! دیکھیں وہ جواب اِن سے اُن کے حلقے کےعوام پوچھ سکتے ہیں۔اسمبلی میں جب بھی کسی معزز رکن کی رخصت آتی ہے اور اسمبلی اسے منظور کر لیتی ہے۔تو پھر اس پر یہ لاگو نہیں ہوتا ۔کہ وہ seat in ہو کیونکہ وہ ایک procedure کہ وہ اسمبلی کی اجازت سے درخواست دے یا پھر تین consecutive اجلاس سے یا چالیس دن مسلسل غیر حاضر رہے لیکن تمام ممبر صاحبان اجازت لیتے ہیں اور اسمبلی ان کو اجازت دے دیتی ہے۔اس طرح بحال رہنے کی ۔تو اس میں سپیکر کوئی action نہیں لے سکتا۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی وزیر خزانہ صاحب!

وزیر خزانہ: جو ہمارے آنریبل مری صاحب کہہ رہے تھے بالکل درست فرما رہے تھے۔ سپیکر صاحب! ایک آدمی وہاں سے منتخب ہوتا ہے نمائندگی کے لئے۔ مگر وہ یہاں نمائندگی نہیں کرتا اور متواتر دو سال تک غیر حاضر رہتا ہے آپ اس پر ایکشن لیں۔

جناب سپیکر: میں ایکشن نہیں لے سکتا ایک قانون اور طریقہ کار ہے کہ وہ اجازت اسمبلی سے لیتے ہیں۔ اور آپ لوگ اسمبلی ان کو اجازت دے دیتی ہے اس وجہ سے میں کوئی ایکشن نہیں لے سکتا۔ ان کے حلقے کے عوام ان سے پوچھ سکتے ہیں ان کا مسئلہ ہے۔ لیکن اسمبلی رولز میں جو چیز ہے میں اس سے ہٹ نہیں سکتا۔ ہاں اگر کوئی معزز ممبر مسلسل تین consecutive اجلاس یا چالیس دن وہ attend نہیں کرے تو اس پر applicable ہوتا ہے۔. Honourable Members please take their seats. Minister Labour on point of order.۔ ہم ثمینہ صاحبہ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کی جلد صحت یابی کے لئے دُعا گو ہیں۔ (ڈیسک بجائے گئے) جی منسٹر لیبر!

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں غالباً آپ نہیں تھے ڈپٹی سپیکر صاحب اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ ہم چند ممبران نے ایک قرارداد لائی تھی جو کہ پاس بھی ہوگئی۔ اس میں بارکھان، موسیٰ خیل اور کوہلو میں بے جا اور بغیر ضرورت کے FC والوں نے چیک پوسٹیں قائم کی ہوئی ہیں۔ اور بہت غلط طریقے سے لوگوں کو ذلیل وخوار کر رہے ہیں بے عزت کرتے ہیں۔ عورتوں تک کو ویگنوں سے اُتار کر اُن کی تلاشی لی جاتی ہے۔ جناب سپیکر! آپ اس مقنّنہ کے سربراہ ہیں۔ اس میں بھی ڈپٹی سپیکر نے رولنگ دی تھی کہ آئی جی ایف سی کو بلا کر اُن کو کہا جائے۔ ایک تو جناب سپیکر! وہ ایریا ہے جہاں بارڈر لگتے ہیں کسی ملک کے ساتھ وہاں تو یقیناً FC کو یا جو قانون پر عملدرآمد کرنے والے ادارے ہیں وہ بے شک وہاں چیک پوسٹیں قائم کریں۔ کہ اُس ملک سے کون یہاں آرہا ہے اور اس ملک سے کون وہاں جا رہا ہے۔ لیکن اندرونی ملک اور پھر ایسے پرامن علاقے جیسے بارکھان یا موسیٰ خیل ہے وہاں ایک ضلع کے اندر جناب! تین تین چیک پوسٹیں ایک عجیب وغریب صورتحال ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آرہا کہ ہم کوئی باہر کے لوگ ہیں یا وہ باہر کے لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب سن رہے ہیں یقیناً He will take a note of this. اور وہ آئی جی ایف سی سے بات کریں گے۔ اگر غیر ضروری چیک پوسٹیں ہیں انکو ہٹا لیں گے۔ He will take up it.

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! ایک دوسری گزارش ہے میرا پوائنٹ آف آرڈر کا حصہ ہے وہ یہ ہے

پچھلے اجلاس میں ایک قرارداد ہم لوگ لائے تھے۔نیشنل ہائی وے جو ایک ادارہ ہے اس کے خلاف اس کے ہمارے علاقے میں جو سڑکیں ہیں۔اس میں خاص کر جولورالائی ڈیرہ غازی خان N-70 کے نام سے جس پر پچھلے دس سال سے کام شروع ہے لیکن وہ کام مکمل نہیں ہورہا پورے بلوچستان اور خاص کر اس ایریا کا ایک واحد ذریعہ ہے۔پنجاب سے اپنے مال سپلائی کرنے کا جو کوئلے کی شکل میں ہو یا میوے کی شکل میں۔اور یہ پوری پبلک دس سال سے خوار وزار ہے۔لگتا ہے کہ اس علاقے کا کوئی والی وارث نہیں وہ جب چاہیں جیسے چاہیں ہمیں ذلیل کریں۔اس میں NHA والے بھی آئے اور ڈپٹی سپیکر صاحب کی صدارت میں میٹنگ ہوئی۔انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ پندرہ روز کے اندر اس کی رپورٹ دیں گے کہ کیا ہوا ہے۔اور ہماری معلومات کے مطابق اور ان کی اپنی رپورٹ کے مطابق اس دن جو اجلاس میں پیش کیا تھا کہ اس روڈ پر کام 24 فیصد ہوا ہے جبکہ کمپنی کو 50 فیصد payment ہوا ہے۔اور پھر اسلام آباد میں بھی اس طرح کی ایک میٹنگ ہوئی۔اس میں جناب چیف منسٹر بھی تشریف فرما تھے۔اس میں بھی انہوں نے یہی کہا تھا کہ کام ان کا 24 فیصد ہوا ہے۔اور کمپنی کو 50 فیصد payment ہوا ہے۔اب یہ ہمیں کب تک ذلیل رکھیں گے۔آپ مہربانی کرکے اس پر رولنگ دیں۔شکریہ۔

جناب سپیکر: دیکھیں اس پر ہم نے بہت ساری رولنگز دی ہیں اور وزیراعلیٰ صاحب خود بھی منسٹری آف کیمونیکیشن گئے ہیں۔اب بھی آپکی بات on record آ گئی ہے۔یقیناً وزیراعلیٰ صاحب اِس کو وفاقی گورنمنٹ کے ساتھ take up کریں گے۔جی محترمہ نسرین صاحبہ!

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران: جناب سپیکر! میں سرور صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ بتاتی ہوں کہ اس سے پہلے بھی اِنہیں ایف سی کی چیک پوسٹوں کے متعلق نشاندہی کی گئی ہے۔رکھنی،بیکڑ موڑ، کنگری، موسیٰ خیل اور اس کے علاوہ یہاں سے جتنی بھی کوئلہ کی ٹرکیں گزرتی ہیں، انکے ڈرائیور مارے بھی جاتے ہیں ان لوگوں کی privacy میں۔ان لوگوں کی کارگردگی سب پر عیاں ہے کہ کس طریقے کی وہ کارکردگی کررہے ہیں۔عورتوں کی پرس نکال کر دیکھی جاتی ہے۔جبکہ وہاں پر کوئی بارڈر ایریا لائن نہیں ہے۔کوئی غیر ملکی بارڈر لائن ہمارے ایریے میں نہیں ہے۔اپنے علاقے میں اگر FC والوں کا یہی سلوک رہے گا تو میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ خود ہی اس چیز کا فیصلہ کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آن ریکارڈ آ گیا۔جی حبیب محمد حسنی صاحب!

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر پی۔واسا اور QGWSP): مولانا سرور صاحب نے جیسا کہ نیشنل ہائی وے

کے بارے میں بتایا بالکل ویسا ہی نوشکی اور دالبندین روڈ ایک سال پہلے ٹینڈر ہوا ہے اور تقریباً 50 کلومیٹر روڈ کو ٹریفک کے لئے بند کر دیا گیا ہے اور سائیڈ پر ڈائیورشن بھی نہیں بنایا گیا ہے اور بہت بُرا حال ہے۔ روزانہ لوگوں کو آنے جانے میں بڑی تکلیف ہے۔ میں نے جب NHA والوں سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ جی ہمیں وفاقی گورنمنٹ سے فنڈز نہیں دیئے جا رہے ہیں۔ پچاس کروڑ کا بل جمع ہے اور پانچ کروڑ ہمارے پاس ہیں۔ تو میں نے ان کو کہا کہ آپ لوگوں نے پھر ٹینڈر کیوں کیا؟ تو جناب! ان کو تنبیہہ کی جائے اور ان کو بلایا جائے کہ اگر آپ کے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ آپ ٹینڈر کر کے روڈ کیوں بند کر دیتے ہیں؟۔ ان کو بلایا جائے اور ان کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

جناب سپیکر: NHA کے جی ایم بات کرتے ہیں۔ جی وزیر بلدیات صاحب!

جناب عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): جناب سپیکر صاحب! میں وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ قلعہ سیف اللہ سے ژوب تک جو روڈ جس کا ٹھیکہ دیا گیا ہے' اس پر اب تک کام شروع نہیں ہوا ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس میں روڑے اُٹکائے جا رہے ہیں۔ لہٰذا میں چیف منسٹر صاحب سے اپیل کرونگا کہ اس بارے میں وہ سخت نوٹس لیں اور اس پر کارروائی شروع کروا دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی آپ کا point on the record آ گیا ہے۔ وزیر خزانہ حکومت بلوچستان کی آڈٹ رپورٹس پیش کریں۔

آڈٹ پورٹس

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ درج ذیل آڈٹ رپورٹس حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھتا ہوں:۔

1۔ آڈٹ رپورٹ بابت حسابات حکومت بلوچستان برائے سال 2005-06

2۔ آڈٹ رپورٹ بابت حسابات حکومت بلوچستان برائے سال 2006-07

3۔ آڈٹ رپورٹ بابت حسابات حکومت بلوچستان برائے سال 2007-08

4۔ آڈٹ رپورٹ بابت حسابات حکومت بلوچستان برائے سال 2008-09

5۔ آڈٹ رپورٹ حکومت بلوچستان مالی محاصل (Revenue Receipt) برائے سال 2007-08

6۔ آڈٹ رپورٹ حکومت بلوچستان مالی محاصل (Revenue Receipt)

برائے سال2008-09۔

جناب سپیکر: آڈٹ رپورٹس پیش ہوئیں۔ جی مری صاحب! آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

میر شاہنواز مری (وزیر کھیل وثقافت): بات یہ ہے کہ جی یہ آڈٹ رپورٹس تو بنتی ہیں لیکن اس کے بعد ان آڈٹ رپورٹوں کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں جانا ہوتا ہے۔ ادھر جو ہے ایک ایک پوائنٹ discuss ہوتا ہے اور discussion کرنے کے بعد جو پوائنٹ آؤٹ کیے جاتے ہیں تو جن میں irregularities ہیں یا جن میں corruption کا case ہے یا جو بھی ہے تو وہ جو ہے اسی کے action پر ہوتا ہے۔ تو یہ آڈٹ رپورٹس تو پیش کی گئیں میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے کوئی بھی ایک آڈٹ رپورٹ ابھی تک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں گئی اور اس میں انہوں نے کوئی کام کیا۔ تو ان رپورٹوں کو ہم لے کے کیا کرینگے۔ جب تک ان کو کوئی study نہیں کریگا۔ جب تک ان کو دیکھا نہیں جائیگا تو ان رپورٹوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ بیٹھیں میں ذرا اس کو complete کر دوں۔ حکومت بلوچستان کی آڈٹ رپورٹس جو وزیر خزانہ نے پیش کی ہیں حسابات بابت سال 2005-06، 2006-07، 2007-08، 2008-09 اور مالی محاصل رپورٹیں بابت سال 2007-08، 2008-09 اسمبلی قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 174 کے تحت پیش ہوئیں۔ لہٰذا یہ آڈٹ رپورٹس مجلس حسابات عامہ کے سپرد کی جاتی ہیں۔ آپ کی بات درست ہے۔ اب جب بھی PAC بنے گی، اسٹینڈنگ کمیٹیاں تو یقیناً اس کے سپرد ہم نے کردیا۔ وہ ان حسابات کا جائزہ لے گی اور قائد ایوان صاحب سن رہے ہیں یقیناً وہ اسٹینڈنگ کمیٹیز کے بارے میں کوئی جلد فیصلہ کریں گے۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 23 ؍فروری 2010ء بروز منگل بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بجے اختتام پذیر ہوا)